سیرت بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

(یومِ عرس: 5 محرم الحرام)

صفحات 17

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیرتِ بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

دُعائے عطّار

یا اللہ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ: ”سیرتِ بابا فرید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ“ پڑھ یا سُن لے اُس کو بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خواب میں زیارت اور جنّتُ الفردوس میں رفاقت عنایت فرما۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔

(مُعْجَم اَوسَط ج۵ ص۲۵۲ حدیث۷۲۳۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نَمازی بنانے کا عجیب طریقہ

ایک نیک گھرانے کے شریف اور سعادت مند بچے کو بچپن سے شکر (براؤن شوگر) بہت پسند تھی۔ اُس کی امّی جان نے پہلی بار جب اُس کو نَماز کی ترغیب دی تو فرمایا: ”بیٹا! نماز پڑھا کرو، اِس سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے اور عبادت گزار بندوں کو انعامات سے نوازتا ہے۔ تم نَماز پڑھو گے تو تمہیں شکر ملا کرے گی۔ وہ خوش نصیب بچّہ جب نَماز ادا کرتا تو اُس کی امّی جائے نماز کے نیچے شَکر کی ایک پُڑیا (Small Packet) رکھ دیا کرتیں۔ وہ بچّہ پابندی سے نَماز ادا کرتا اور نَماز کے بعد شَکر کی صورت میں اپنی پسندیدہ شے کو حاصل کرلیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس کی امّی مصروفیات کے باعِث جائے نَماز کے نیچے

شکر رکھنا بھول گئیں۔ جب وہ بچہ نماز سے فارغ ہوا تو امی نے پوچھا: بیٹا! شکر ملی؟ سعادت مند بیٹے نے عرض کی: جی ہاں! مجھے ہر نماز کے بعد شکر مل جاتی ہے۔ یہ سنتے ہی امی جان رو پڑیں اور اس غیبی مدد پر دل ہی دل میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے لگیں۔
(محبوب الٰہی ص ۵۲، فرید بک اسٹال لاہور، تذکرہ اولیائے پاکستان ج ۱ ص ۲۸۹، شبیر برادرز لاہور، جواہر فریدی ص ۲۹۸، مکتبہ بابا فرید پاکپتن)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں یہ سعادت مند اور خوش نصیب نمازی "بچہ" کون تھا؟ یہ مشہور ولیُ اللہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔

تعارُف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 569 یا 571ھ مطابق 1175ء میں ملتان کے قصبہ "کھتوال" میں پیدا ہوئے۔ (سیر الاولیاء مترجم ص ۱۵۹، لاہور، حیات گنج شکر ص ۲۵۸، اکبر بک سیلرز لاہور) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اصل نام "مسعود" ہے جبکہ "فرید الدین گنج شکر" کے لقب سے مشہور ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب جنّتی صحابی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ تک پہنچتا ہے۔

گنج شکر کہنے کی وجہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو گنج شکر کہنے کی کئی وجوہات مشہور ہیں جن میں سے دو سُنئے!

(1) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: حضرت شیخ فرید الحق والدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک مرتبہ 80 فاقے ہوچکے تھے۔ نفس "اَلْجُوْع اَلْجُوْع" (ہائے بھوک، ہائے بھوک) پکار رہا تھا، اُس کے بہلانے کے لیے کچھ کنکر (Stone) اُٹھا کر منہ میں ڈالے۔ ڈالتے ہی شکر (براؤن شوگر) ہوگئے، جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا اِسی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "گنج شکر" مشہور ہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۸۲، مکتبۃ المدینہ کراچی)

(٢) ایک مرتبہ کچھ بزنس مین (تاجر) اونٹوں پر شکر لادے جارہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اونٹوں پر کیا چیز ہے؟ ایک بزنس مین کہنے لگا: اونٹوں پر نمک (Sault) لدا ہوا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم کہتے ہو تو نمک ہی ہوگا۔ جب قافلہ اپنے مقام پر پہنچا اور سامان کھولا گیا تو اس میں شکر کے بجائے نمک نکلا۔ یہ دیکھ کر بزنس مین (تاجر) سمجھ گئے کہ یہ ہمارے جھوٹ بولنے کی شامت ہے، لہٰذا اُلٹے قدم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم سے غلطی ہوگئی ہے، معاف فرمادیجئے، اصل میں اونٹوں پر نمک نہیں بلکہ شکر تھی۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تم کہتے ہو تو شکر ہی ہوگی، بزنس مین (تاجر) نے واپس آکر دیکھا تو تمام نمک شکر میں تبدیل ہوچکا تھا۔

(اخبار الاخیار ص ٥٣ ملخصاً، فاروق اکیڈمی خیر پور، خزینۃ الاصفیاء ج ٢ ص ١١٦، مکتبہ نبویہ لاہور، گلزارِ ابرار مترجم ص ٤٩ ملخصاً مکتبہ سلطان عالمگیر لاہور)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

نیک ماں کی بَرَکتیں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! ماں بچّے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتِیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچّھی یا بُری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”کسی عورت سے نِکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے: (١) اس کا مال (٢) حَسب نَسب (٣) حُسن و جَمال اور (٤) دین۔“ پھر فرمایا: ”تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حُصُول کی کوشش کرو۔“ (بخاری ج ٣ ص ٤٢٩ حدیث ٥٠٩٠، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے تین عظیم پیشوا حضرتِ سیّدنا خواجہ قُطْبُ الدِّین بختیار کاکی،

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر اور حضرت سیّد محمد نظام الدین اولیا رحمۃُاللہ علیہم کی دینی تربیَت اپنی امّی جان ہی کے ہاتھوں ہوئی۔ کیونکہ ان تینوں اولیائے کرام کے ابو جان بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُلتان شریف میں آمد

آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہ 18 سال کی عمر میں ملتان گئے۔ جہاں حضرت مولانا منہاج الدین تِرمذی رَحمَۃُاللہ عَلَیْہِ کے مدرسہ میں داخل ہو کر قرآن و حدیث، فقہ وکلام اور دیگر علومِ مُرَوَّجہ کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی پر بھی مہارت حاصل کی۔ روزانہ ایک ختم قرآن شریف آپ کا معمول تھا۔ تھوڑے ہی وَقْت میں اساتذہ کی توجّہ کا مرکز بن گئے۔

انار کے ایک دانے کا کمال

حضرت سیدنا شیخ جلالُ الدین تبریزی سُہر وَردِی رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ نے آپ کو ایک اَنار بطورِ تحفہ عطا فرمایا۔ آپ رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ روزے سے تھے لہٰذا اسے دوسرے ساتھیوں نے کھالیا۔ بعدِ افطار آپ رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ کو انار کے چھلکے میں ایک دانہ ملا۔ آپ رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ نے وہ دانہ کھایا تو ایسا محسوس ہوا کہ روحانیت کی روشنی سے ان کا وجود جگمگا اُٹھا ہے۔ بعد میں جب یہ واقعہ بابا فرید رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت سیّدنا خواجہ قُطُبُ الدِّین بختیار کاکی چشتی رَحمَۃُاللہ عَلَیْہ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا: ساری برکت اور روحانی فیض اُسی ایک دانہ میں تھا۔ باقی پھل میں کچھ نہ تھا۔ (محبوب الٰہی، ۵۳ بتصرف)

میں کیوں نہ فرید فرید کہوں، میں کیوں نہ تری چوکھٹ چوموں
ہے در تیرا جنت کا گھر آباد رہے تیرا پاکپتن

جنّتی دانہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اَنار کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ جنّتی ہوتا ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا حمید بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے ابو جان سے نقل کرتے ہیں کہ صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناوُل فرماتے یعنی کھالیتے تھے، کسی نے اِس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرخت ایسا نہیں ہے کہ جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لیے اس میں جنّتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۹۸ حدیث ۱۱۳۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بَرَکت کا مطلب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کھانے کا ذرّہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ ہوسکتا ہے کھانے کی ساری برکت اسی ایک لقمے میں ہو جسے ضائع کر دیا گیا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: **تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔** (مسلم ص ۱۱۲۳ حدیث ۲۰۳۴، دار ابن حزم بیروت)

حَافِظْ قَاضِی اَبُو الْفَضْل عِیَاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں برکت ہے۔“ اِس کا حقیقی معنی تو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہاں برکت سے مُراد کم کھانے کا زیادہ لوگوں کو کفایت کر جانا اور اس کھانے کے ذریعے تقویٰ حاصل ہونا ہے۔ جبکہ برکت کی اصل تو کسی چیز کا زیادہ ہو جانا اور اس میں وُسعت (یعنی کشادگی) کا پیدا ہو جانا ہے۔ (اکمال المعلم ج ۶ ص ۵۰۱ تحت الحدیث ۲۰۳۲، دار الوفاء بیروت)

بَرتن دھو کر پینے کے طبی فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! کوئی سُنَّت خالی اَز حکمت نہیں۔ جدید سائنس بھی اب اعتِراف کرتی ہے کہ وٹامنز خُصُوصاً **"وٹامن بی کمپلیکس"** کھانے کے اُوپری حصّے میں کم اور برتن کے پیندے (یعنی تہہ) میں زیادہ ہوتے ہیں نیز غذا میں موجود مَعدنی نمکیات صِرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں جو کہ برتن کو چاٹنے یا دھو کر پی لینے سے کئی اَمراض کے اِنْسِداد (اِن۔سِ۔داد) یعنی روک تھام کا باعِث بنتے ہیں۔ (فیضان سنّت جلد اوّل ص278، مکتبۃ المدینہ کراچی)

(کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سیکھنے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "آدابِ طعام" اور رسالہ "کھانے کا اسلامی طریقہ" کا مطالعہ کیجئے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُرید ہونے کا واقعہ

اے عاشقانِ بابا فرید! دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ (یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے) بیٹھ کر اپنے اَسباق (Lesson) یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سلطانُ المشائخ حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں اِسی مسجِد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حسبِ عادت مُطالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اُٹھانے پر مجبور کر دیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیٔ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں چنانچہ بے اختیار ہو کر احتراماً کھڑے ہوئے اور قریب آکر دوزانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدین

بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تحیّۃ المسجد سے فارغ ہو کر پوچھا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب "اَلنَّافِع" ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کتاب سے نفع ہو گا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہو گا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان شریف سے روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے عِلم زاہد شیطان کا مَسخرہ ہوتا ہے۔ (سیر الاولیاء مترجم ص۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء ج۲ص۱۱۰ملخصاً) **اللہ** ربُّ العِزّت **کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنا بہت افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی

میں مچھلیاں عالِمِ دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالِم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک عُلَما وارثِ انبیا ہیں۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۵ حدیث ۲۲۳، دار المعرفۃ بیروت)

اے عاشقانِ بابا فرید! علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین ذرائع میں سے "عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتیں سیکھنے کے لئے مدنی قافلے" میں سفر کرنا اور مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل کا مطالعہ کرنا بھی ہے۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کی ایک **"مدنی بہار"** سنتے ہیں: فیصل آباد کے ایک نوجوان اسلامی بھائی بہت فیشن پسند تھے، جب بھی مارکیٹ میں نئے فیشن کی پینٹ شرٹ آتی یہ خرید لیا کرتے۔ دنیا کی مستی میں ایسے گُم تھے کہ ان کا نَماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا تھا، ان کی والدہ فجر کی نماز کے لئے جگاتیں تو "کل سے پڑھوں گا، اس جمعہ سے نمازیں پڑھنا شروع کروں گا" وغیرہ کہہ کر ٹال دیا کرتے۔ ان کے بڑے بھائی جو کالج میں پڑھتے تھے، وہ خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے جس کے اثرات گھر تک بھی پہنچے۔ بڑے بھائی ایک دن سنتوں بھرے اجتماع سے واپس لَوٹے تو مکتبۃ المدینہ کے چند رسائل لیتے آئے، جب چھوٹے بھائی نے یہ رسائل پڑھے تو ان کا دل چوٹ کھا گیا کہ اب مجھے بھی دعوتِ اسلامی والا بننا ہے۔ چنانچہ یہ بھی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے جہاں انہوں نے بیان "کالے بچھو" سُنا۔ انہوں نے رو رو کر توبہ کی اور داڑھی شریف چہرے پر سجانا شروع کر دی۔ یہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ علیہ کے مُرید بھی بنے اور دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے درسِ نظامی میں داخلہ بھی لیا اور "وکلا مجلس" کے صوبائی ذمّے دار بھی بنے۔ (فیضانِ نماز ص 97، مکتبۃ المدینہ کراچی)

علم حاصل کرو جہل زائل کرو　　　پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

شیطان قابو نہ پا سکے گا

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب بغداد حاضر ہوئے تو پندرہ دن حضرت سیدنا شہاب الدین عمر سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبت بابرکت میں رہے جب وہاں سے رُخصت ہونے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب "عوارف المعارف" عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان تم پر قابو نہ پا سکے گا۔

(انوار الفرید، ص۳۲۶، لاہور)

شُہرت اور نام ونمود سے نفرت

حضرت بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ دہلی میں مولانا بدر الدین غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے یہاں بیان فرمانے تشریف لے گئے لیکن جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تعارف چند تعریفی کلمات سے کروایا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فوراً وہاں سے واپس تشریف لے آئے اور پھر کبھی اُن کے بیان کی محفل میں تشریف نہ لے گئے۔

مرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو　　　کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص۷۸، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جادوگر کی توبہ

حضرت بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاکپتن شریف رہنے کے

شُروع کے دِنوں کا واقعہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جنگل میں تشریف فرما تھے۔ ایک بوڑھی عورت سَر پر دودھ کی ہانڈی(Pot) لئے گزری۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: اَمّاں کہاں سے آرہی ہو؟ کہاں جارہی ہو؟ سَر پر کیا ہے؟ اس نے روتے ہوئے کہا: اے اللہ کے نیک بندے! اس قصبے(Town) میں ایک جادوگر ہے جو غریبوں پر ظلم کرتا ہے۔ جو اُس کی بات نہ مانے تو اُس کو پریشان کرکے شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ جس سے جو چاہتا ہے اپنے ساتھیوں سے منگواتا ہے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ دودھ اُسی کے حکم پر لے جارہی ہوں۔ اگر نہ جاؤں گی تو میرے گھر پر جو دودھ ہے سب ابھی خون ہو جائے گا۔ اس گفتگو کی وجہ سے جو دیر ہوگئی ہے معلوم نہیں اس کی کیا سزا ملے گی۔ جادوگر کے ظلم کی کہانی سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس خاتون کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: بیٹھ جایئے! گھبرانے کی ضرورت نہیں، یہ سارا دودھ خوشی سے فُقَرا میں تقسیم کر دیجئے، آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اسی دوران جادوگر کا ایک ساتھی وہاں پہنچا اور اس نے بوڑھی عورت کو ڈانٹنا چاہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: خاموشی سے بیٹھ جا۔ وہ جونہی بیٹھا اس کی زبان بند ہوگئی۔ اتنے میں دوسرا ساتھی آپہنچا۔ وہ بھی خاموش بیٹھ گیا۔ اسی طرح اس کے سارے ساتھی آتے گئے اور بیٹھتے گئے۔ اگر کوئی اٹھنا چاہتا تو اٹھ نہ پاتا۔ اتنے میں جادوگر بھی وہاں آپہنچا۔ اپنے شاگردوں کی بے بسی دیکھ کر آگ بگولہ(Extremely angry) ہوگیا اور جادو کے ذریعے انہیں چھڑانے کی کوشش کرنے لگا مگر کچھ نہ کرسکا۔ جب اس کا کوئی جادو نہ چل سکا تو بالآخر مجبور ہو کر عاجزی سے کہنے لگا: حضرت! میرے شاگردوں کو چھوڑ

دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: ایک شرط پر رہائی ہوگی، تو اس شہر سے چلا جا اور کبھی ایسی ظالمانہ حرکتوں کا ارادہ بھی نہ کرنا۔ جادوگر نے شرط مان لی اور اُسی وقت سارا سامان لے کر پاکپتن شریف سے چلا گیا۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی کرامت سے جادوگر ظلم و ستم سے پاکپتن شریف کے رہنے والوں کو نجات ملی۔

(سیر الاقطاب مترجم ص ۱۹۰ ملخصاً، خزینۃ الاصفیاء ج ۲ ص ۱۱۹، محبوبِ الٰہی ص ۶۱، وغیرہ، بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

سجدوں کی کثرت

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه پر بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ایک ایک دن میں ہزار ہزار سجدے فرماتے۔ (ہشت بہشت مترجم، افضل الفوائد ص ۷۹ ملخصاً، شبیر برادرز لاہور) خود بھی نہایت سختی سے جماعت کی پابندی فرماتے اور اپنے مریدوں کو بھی باجماعت نماز ادا کرنے کی تلقین و نصیحت فرمایا کرتے۔ (انوار الفرید ص ۳۴۹ تا ۳۵۱ ملخصاً)

چار چیزیں

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جو آدمی چار چیزوں سے بھاگتا ہے اس سے چار چیزیں دور کر دی جاتی ہیں: جو زکوٰۃ نہیں دیتا اسے مال سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو صدقہ اور قربانی نہیں کرتا اُس سے آرام چھین لیا جاتا ہے۔

جو نماز نہیں پڑھتا مرتے وقت اُس کا ایمان چھین لیا جاتا ہے اور جو دُعا نہیں کرتا اللہ پاک اس کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔ (ہشت بہشت، راحت القلوب ص ۲۲۰ ملخصاً)

میں جوڑنے والا ہوں

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک محبت کرنے والے نے بطورِ تحفہ قینچی پیش کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سمجھانے کے لیے ارشاد فرمایا: **مجھے قینچی نہ دو، میں کاٹنے والا نہیں بلکہ مجھے سوئی دو کہ میں جوڑنے والوں میں سے ہوں۔** (بابا فرید گنج شکر ص ۵۱)

ہاتھ چومنے کی برکت

ایک مرتبہ دورانِ بیان حضرت سیّدنا بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بہت سارے گناہ گار قیامت کے دن بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مبارک ہاتھ چومنے کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ پھر ارشاد فرمایا: ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور بُرا میرے آگے رکھ دیا، بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا: اسے دوزخ میں لے جاؤ، اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا: ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں حضرت خواجہ سیِّد شریف زندانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ مبارک کو چوما تھا۔ اس ہاتھ چومنے کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (ہشت بہشت مترجم، اسرار الاولیاء ص ۳۸۲ بتصرف)

سُبْحٰنَ اللہ! ان اللہ والوں کی پاکیزہ اور بابرکت صحبت کے کیا کہنے کہ جس

کی برکت سے نہ صرف دنیا نکھرتی ہے بلکہ آخرت بھی سَنور جاتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے اولیاءِ کرام کے خاص فیضان سے مالامال فرمائے۔

امیرِاہلِ سنّت کے ہاتھوں پر ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام

۱۴۰۶ھ میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں ایک دہریہ(Atheist) آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ وہ اپنے عقائد و نظریات میں بہت مضبوط دکھائی دیتا تھا لہٰذا بحث و مباحثہ کے بجائے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس اُمّید پر اسے کافی محبت و شفقت سے نوازا کہ ہوسکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متأثر ہوکر وہ اپنے جھوٹے مذہب سے توبہ کرلے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو پاکپتن شریف میں مُنعَقد ہونے والی محفل میں بیان کرنا تھا، لہٰذا وہ بھی آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت سیّدنا بابا فریدُ الدین مسعود گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ (غیر مسلم) بھی آپ کے ساتھ تھا۔ رات کے وقت محفل میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رِقّت انگیز دُعا کروائی حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رورہے تھے۔ دورانِ دعا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کی ہدایت کے لیے دُعا کی۔ جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریے نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بڑی عقیدت کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے عرض کی: دورانِ دُعا ایک اَنجانے خوف کے سبب میرے توروَنگٹے کھڑے ہوگئے، اب میں نے توبہ کر لی ہے۔ پھر اس نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مُبارَک ہاتھ پر دہریت سے توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے حُضُور سیدنا غوثُ الاعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غلامی کا پٹّا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔ (انفرادی کوشش ص101، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اتباعِ شریعت کی تلقین

حضرت بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے خلفا اور مریدین کو وقتاً فوقتاً شریعت کی پابندی کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو مَت ستانا، نہ کسی کو بُرا بھلا کہنا، اپنے ظاہر کو محفوظ رکھنا، آنکھ اور زبان کی حفاظت کرنا اور انہیں رضائے الٰہی میں مصروف رکھنا، یادِ الٰہی کو دل میں بسائے رکھنا، ذکر و تلاوت سے ہمیشہ اپنی زَبان تَر رکھنا اور شیطانی وَسوَسوں سے دل کو بچائے رکھنا۔ (شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر ص ۱۳۱ بتغیر)

اے عاشقانِ بابا فرید! حضرت بابا فریدُ الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے چاہنے والوں اور مریدوں کو جن نیک کاموں کی ترغیب اِرشاد فرماتے تھے الحمدلِلّٰہ! یہ اور ان جیسے کئی نیک کام ہیں جو اِس دور میں امیرِ اہلِ سنّت نے مدنی انعامات کے اندر لکھ کر اِس اُمّت کو ایک عظیمُ الشّان تحفے کی صورت میں عطا فرمائے ہیں۔

روزانہ اپنا محاسبہ کرکے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنا مدنی انعامات کا رسالہ اپنے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

جیہڑا رستہ نبیاں ولیاں دا　　او رستہ میرے مُرشد دا
اس رَستے تے میرا وی پیر ہووے　　میرے پیر دی ہردم خیر ہووے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

آدابِ زندگی

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہمیشہ دوزانو ہی بیٹھا کرتے تھے، اگر تھک جاتے یا کچھ تکلیف ہوتی تو دونوں گھٹنے کھڑے کرکے پنڈلیوں کے گرد دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنا کر ایک ہاتھ سے دوسرا ہاتھ تھام لیتے اور سر مبارک گھٹنوں پر رکھ لیتے، آپ

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صاف ستھرا رہنا پسند فرمایا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ ہر روز غسل کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولات میں شامل تھا۔ (انوار الفرید، ص۱۳۹ملخصًا وغیرہ)

مِری ہر ہر ادا سے یا نبی سنّت جھلکتی ہو جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عبادات

حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عشا کی نماز پڑھ کر تمام رات عبادت میں مشغول رہتے تھے، رَمَضانُ المبارک میں روزانہ رات کو دو قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے۔ (ہشت بہشت مترجم، افضل الفواد، ص۶۴۵)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحدیثِ نعمت (یعنی اللہ پاک کی نعمت کو مشہور کرنے کی نیت سے) خود ارشاد فرماتے ہیں: میں 30 سال تک اس قدر مُجاہدات میں مشغول رہا کہ نہ دن کو دن سمجھا، نہ رات کو رات، دن بھر تلاوتِ قرآن سے اپنی زبان تَر رکھتا جبکہ رات بَھر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتا اور نوافل و عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ (سوانح بابا فرید گنج شکر ص۳۸ملخصًا)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دِل کی بات جان لی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شروع میں صومِ داؤدی (یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ) رکھا کرتے تھے، ایک دن حضرت شیخ علی میر ٹھی بابا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، کھانا کھاتے وقت دل میں خیال آیا اگر حضرت بابا فرید گنج شکر (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) روزانہ روزہ رکھتے تو کتنا اچھا ہوتا، حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نورِ باطنی سے یہ بات جان لی، لہٰذا فرمایا: آج سے عہد

کرتا ہوں کہ ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، پھر اپنے اس وعدے پر آخری عمر تک قائم بھی رہے۔

(سوانح بابا فرید گنج شکر ص ۳۹، خزینۂ علم وادب لاہور)

احکامِ شَرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق ۔۔۔ پیکر خلوص کا بنا یاربِّ مصطفٰے

طریقۂ بیعت

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی نیکی کی دعوت کا انداز دینی تربیت سے ہوتا تھا، شریعت کی خلاف ورزی ذرا برداشت نہ کرتے، ارکانِ اسلام کی پابندی پر بہت زور دیتے اور مرید کرتے وقت ہر ایک سے یہ وعدہ لیا کرتے کہ ''میں اللہ پاک سے عہد کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں کو خلافِ شرع باتوں سے بچاؤں گا اور احکامِ شریعت بجالاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

(حیات گنج شکر ص ۴۷۶)

سجدے کی حالت میں اِنتقال شریف

شعبانُ المعظم 663 ھ مطابق مئی ۱۲۶۵ء میں حضرت بابا فرید گنج شکر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی بیماری نے شدّت اختیار کی۔ شدید تکلیف میں بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نماز باجماعت ہی ادا کرتے رہے۔ 4 محرم الحرام کو صبح سے ہی قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے ہوئے پانچ مرتبہ ختمِ قرآن فرمایا، 5 محرم الحرام 664 ھ مطابق 17 اکتوبر 1265ء کو صبح سے دس بجے تک پانچ مرتبہ قرآنِ پاک کی تلاوت فرمائی اس کے بعد ذکر و اذکار میں مشغول ہوگئے۔ کچھ دیر بعد آپ کے کمرے سے آواز آئی کہ اب دوست کا دوست سے ملنے کا وقت قریب آگیا ہے، لوگ اندر آگئے۔ عشا کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ پر غَشی طاری ہوگئی، ہوش آیا تو پوچھا: کیا عشا کی نماز پڑھ چکا ہوں، عرض کی گئی: جی ہاں، پھر دو نفل کی نیت باندھ لی، پہلی رکعت کے سجدے میں آپ کی روح جسم سے جُدا ہوگئی۔ پھر یہ آواز آئی جسے سب لوگوں نے سنا کہ روئے زمین پر امانت

تھی سو اللہ کے سپرد ہوئی۔ انتقال شریف کی خبر پھیلی تو ایک شور مچ گیا، اتنے لوگ جمع ہوئے کہ نمازِ جنازہ کا انتظام شہر سے باہر کرنا پڑا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ مولانا بدرالدین اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی پھر جنازہ شہر میں لایا گیا۔

فریدالحق، حق سے جا ملے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس رات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال شریف ہوا، ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور یہ آواز آرہی ہے: ”خواجہ فرید الحق حق سے جا ملے اور اللہ پاک آپ سے خوش ہے۔“ **اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہو خیر غریب نوازی کی، بھرو جھولی غریب نیازی کی
ہوتی ہے یہیں منگتوں کی گزر آباد رہے تیرا پاکپتن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اقوال

- گُناہ کر کے شیخی بگھارنا (یعنی خوش ہونا) سَخت مَعیوب ہے۔
- "دین" کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا۔
- "وقت" کا کوئی بدل نہیں مل سکتا۔
- اپنے عیب کو ہمیشہ زیرِ نظر رکھو۔

(سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۴۱ ملخصاً)

978-969-722-139-4
01082101
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com